روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 15 جولائی 2014ء 16 رمضان 1435 ہجری 15 وفا 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 161

نورِ فرقان

سب جہاں چھان چکے ساری دکانیں دیکھیں
مئے عرفاں کا یہی ایک ہی شیشہ نکلا

کس سے اس نور کی ممکن ہو جہاں میں تشبیہ
وہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نکلا

پہلے سمجھے تھے کہ موسیٰ کا عصا ہے فرقاں
پھر جو سوچا تو ہر اک لفظ مسیحا نکلا

(درثمین)

قرآن کریم کی برکات، عظمت واہمیت، اور رمضان کے ساتھ نسبت پر حضرت مسیح موعود کے ارشادات

کمالات نبوت آنحضرت ﷺ پر اور اعجاز کلام کے کمالات قرآن شریف پر ختم ہوگئے

قرآن کریم پر غور وتدبر میں مصروف ہوجائیں، قرآن کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے، اس نور کے آگے ظلمت ٹھہر نہ سکے گی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 11 جولائی 2014ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 11 جولائی 2014ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے خطبہ کے شروع میں سورۃ البقرۃ آیت 186 کی تلاوت وترجمہ کے بعد فرمایا کہ تلاوت کی گئی آیت کو رمضان کے مہینے کے ساتھ جوڑ کر قرآن کریم کی برکات کا رمضان کے ساتھ تعلق قائم فرمایا ہے۔ اس لئے جو شخص اپنے ایمان میں ترقی، قرآن کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانا، اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا اور فانی قریب کی آواز سننے کی خواہش رکھتا ہے وہ رمضان اور قرآن کے آپس کے تعلق کو جان کر اس کا حق ادا کرے۔ اور حق یہ ہے کہ روزوں کے ساتھ قرآن کریم کو پڑھے اور اس پر غور کرے۔ فرمایا کہ رمضان کے مہینہ میں قرآن شریف نازل ہونا شروع ہوا۔ جبرائیل ہر سال رمضان میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ نازل شدہ قرآن کا دور کیا کرتے تھے۔ اور آپؐ کے وصال کے سال یہ دور دو مرتبہ کیا گیا۔ پس یہ چیز ہمیں توجہ دلاتی ہے کہ ہم قرآن کریم کو کم از کم ایک بار تو ضرور رمضان میں ختم کرنے کی کوشش کریں اور اس پر غور کریں۔ فرمایا کہ اس میں فرقان بھی ہے کہ ایسے ٹھوس اور بین دلائل ہیں جو حق اور باطل میں فرق کر دیتے ہیں۔ اس پر عمل کرنے والے کی عملی، روحانی اور اعتقادی حالت بھی دوسروں سے نمایاں طور پر اعلیٰ درجہ پر پہنچی ہوگی۔ پس رمضان میں اس کے بھولے ہوئے حصے کو بار بار دہرا کر تازہ کرو۔ یہ ایک ایسی مکمل اور جامع کتاب ہے جس کا کوئی ثانی نہیں۔

حضور انور نے قرآن کریم کے مقام واہمیت اور ہماری ذمہ داریوں کے بارے میں حضرت مسیح موعود کے اقتباسات پیش فرمائے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ قرآن شریف تمام پہلی کتابوں اور صحائف سے اس اعلیٰ مقام اور مرتبے پر واقع ہوا ہے جہاں تک کوئی دوسرا کلام نہیں پہنچا، جیسے نبوت کے کمالات آنحضرت ﷺ پر ختم ہوگئے اسی طرح پر اعجاز کلام کے کمالات قرآن شریف پر ختم ہوگئے۔ آپؐ خاتم النبیّین ٹھہرے اور آپؐ کی کتاب خاتم الکتب ٹھہری۔ سب کتابیں چھوڑ دو اور رات دن کتاب اللہ ہی کو پڑھو۔ ہماری جماعت کو چاہئے کہ قرآن شریف کے شغل اور تدبر میں جان ودل سے مصروف ہو جائیں اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے۔ اس نور کے آگے ظلمت ٹھہر نہ سکے گی۔ انسان کے اندر تبدیلی اور اصلاح نماز سے ہوگی جو اصل دعا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ قرآن کریم ایسی کتاب ہے جس کے برکات اور ثمرات تازہ بتازہ ملتے ہیں اس لئے قرآن کریم کی تلاوت اور دعا کرتے رہیں اور اپنے چال چلن کو اس کی تعلیم کے ماتحت رکھنے کی کوشش کرو پھر فرمایا کہ اصل یہی ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں سکھایا ہے جب تک لوگ قرآن شریف کے پورے متبع اور پابند نہیں ہوتے وہ کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتے۔ قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی، یہ نہایت پیاری نعمت اور بڑی دولت ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ تلاوت کرتے وقت جب قرآن کریم کی آیت رحمت پر گزر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ کی رحمت طلب کی جاوے اور جہاں کسی قوم کے عذاب کا ذکر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ کے عذاب سے خدا تعالیٰ کی پناہ مانگی جاوے۔ فرماتے ہیں کہ تمہارے لئے ضروری تعلیم ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ نوع انسانی کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ ﷺ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ کرے کہ اس رمضان میں ہم قرآن کریم کے اہم خزانے سے فیض پانے والے ہوں۔ آمین

حضور انور نے آخر پر مکرم کلیم احمد وسیم صاحب کارکن ایم ٹی اے لندن اور مکرم الحاج احسن ذکی بشیر الدین صاحب امریکہ کی وفات پر ان کی خدمات دینیہ اور ذکر خیر کیا۔ ان کی نماز جنازہ پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

دعائیہ فہرست چندہ وقف جدید

رمضان المبارک میں سو فیصد چندہ وقف جدید ادا کرنے والے احباب کی دعائیہ فہرست 29 رمضان المبارک کو دعائے خاص کے لئے حضور انور کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔ احباب ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

محترم نصیر احمد انجم صاحب

مربی سلسلہ کو سپرد خاک کر دیا گیا

جیسا کہ احباب جماعت کو یہ افسوسناک اطلاع دی جا چکی ہے کہ جماعت احمدیہ کے ایک مخلص، فدائی اور خادم دین محترم نصیر احمد انجم صاحب مربی سلسلہ مورخہ 12 جولائی 2014ء کو بوجہ برین ہیمبرج طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں بقضاء الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ مورخہ 12 جولائی 2014ء کو بعد نماز عصر بیت مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی ربوہ نے مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ دار الفضل میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔ اہل ربوہ اور دیگر کئی جماعتوں سے آئے ہوئے کثیر تعداد میں احباب جماعت نے مرحوم کی نماز جنازہ میں شرکت کی۔

محترم نصیر احمد انجم صاحب کو اپنی زندگی میں بھرپور خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق ملی۔ 1988ء میں جامعہ احمدیہ سے شاہد کا امتحان پاس کیا اور ہر سال اپنی کلاس میں اول آتے رہے۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد کچھ عرصہ ٹوبہ ٹیک سنگھ اور گوجرہ میں بطور مربی سلسلہ فرائض ادا کئے۔ جامعہ احمدیہ کی تعلیم کے دوران ہی آپ نے B.A کیا اور جامعہ پاس کرنے کے بعد ایم اے عربی بھی کر لیا۔ 29 مئی 1990ء میں موازنہ مذاہب میں تخصص اور یکم ستمبر 1990ء میں باقاعدہ

باقی صفحہ 7 پر

اعتکاف کے چند مسائل اور ان کا حل

از افاضات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خطبہ جمعہ فرمودہ 29/اکتوبر 2004ء میں امام جماعت احمدیہ حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

''اعتکاف کے بارے میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔اعتکاف کے ضمن میں کچھ باتیں اس کے مسائل کے بارے میں اور کچھ باتیں انتظامی لحاظ سے ہیں۔کچھ بیٹھنے والوں کیلئے ہیں اور کچھ دوسرے لوگوں کیلئے ہیں جن کا ہر احمدی کو خیال رکھنا چاہئے'':۔

اعتکاف کیلئے جگہ مختص کروانا غلط طریق ہے

پہلی بات تو یہ یاد رکھیں کہ اعتکاف رمضان کی ایک نفلی عبادت ہے۔اس لئے جگہ کی مناسبت سے،اس کی گنجائش کے مطابق جو مرکزی (بیت) ہیں ان میں یا جو بھی اپنے شہر کی (بیت) ہو اس میں بھی حالات کے مطابق اعتکاف بیٹھنے کی اجازت دی جاتی ہے۔بعض لوگوں کا زور ہوتا ہے ہم نے ضرور اعتکاف بیٹھنا ہے اور فلاں (بیت) میں ہی ضرور بیٹھنا ہے۔مثلاً ربوہ میں (بیت) مبارک میں یا (بیت) اقصیٰ میں بیٹھنا ہے یا یہاں (بیت) فضل میں بیٹھنا ہے یا بیت الفتوح میں بیٹھنا ہے۔ اور پھر اس کے لئے زور بھی دیا جاتا ہے،خط پہ خط لکھے جاتے ہیں اور سفارش کرنے کی درخواستیں کی جاتی ہیں تو یہ طریق غلط ہے۔دعا کی قبولیت تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہو تو کہیں بھی ہو سکتی ہے۔یہ تو نہیں فرمایا کہ جو اعتکاف بیٹھیں گے ان کو لیلۃ القدر حاصل ہوگی اور باقیوں کو نہیں ہوگی۔کسی خاص جگہ سے تو مخصوص نہیں ہے ہاں بعض جگہوں کی ایک اہمیت ہے اور ان کے قرب کی وجہ سے بعض دفعہ جذبات میں خاص کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔لیکن یہ سوچ بہرحال غلط ہے کہ ہم نے فلاں جگہ ضرور بیٹھنا ہے۔بعض دفعہ لوگوں کو صرف یہ خیال ہوتا ہے کہ پچھلے سال فلاں بیٹھا تھا اس لئے اس سال ہمیں باری دی جائے ۔یا اس سال ہم نے ضرور بیٹھنا ہے۔یہ دیکھا دیکھی والی بات ہو جاتی ہے۔نیکیوں میں بڑھنے والی بات نہیں رہتی۔

دیکھا دیکھی والی نیکیاں بدعات بن جاتی ہیں

ایک روایت میں آتا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر رمضان میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے،ایک رمضان میں نماز فجر کی ادائیگی کے بعد آپ اپنے خیمہ میں داخل ہوئے تو حضرت عائشہؓ نے اعتکاف بیٹھنے کی اجازت مانگی تو آپ ؐ نے ان کو اجازت دے دی۔انہوں نے بھی اعتکاف کے لئے خیمہ لگا لیا۔حضرت حفصہؓ نے حضرت عائشہؓ کے اعتکاف کا سنا تو انہوں نے بھی اعتکاف کیلئے خیمہ لگا لیا۔ حضرت زینبؓ نے یہ خبر سنی تو انہوں نے بھی اعتکاف کے لئے خیمہ لگا لیا۔رسول اللہ ﷺ نے جب اگلی صبح دیکھا تو چار خیمے لگے ہوئے تھے،اس پر آپ ﷺ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ اس پر آپ کو امہات المومنین کا حال بتایا گیا (کہ ہر ایک نے ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی خیمہ لگا لیا ہے،اس لحاظ سے کہ آنحضرت ﷺ کا قرب حاصل ہو جائے گا) اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ان کو ایسا کرنے پر کس چیز نے مجبور کیا ہے۔کیا نیکی نے؟ ان خیموں کو اٹھا لو میں ان کو نہ دیکھوں ۔ چنانچہ وہ خیمے اکھاڑ دیئے گئے،پھر آنحضور ﷺ نے اس سال رمضان میں اعتکاف نہ کیا۔اپنا خیمہ بھی اٹھا لیا۔البتہ (اس سال) آپ نے (روایت کے مطابق) آخری عشرہ شوال میں اعتکاف کیا۔

(بخاری کتاب الاعتکاف۔باب الاعتکاف فی شوال)

یہ دیکھا دیکھی والی نیکیاں بدعات بن جاتی ہیں۔آپؐ برداشت نہ کر سکتے تھے کہ بدعات پھیلیں۔ نیکیوں کی خواہش تو دل سے پھوٹنی چاہئے۔اس کا اظہار اس طرح سے ہو کہ لگے کہ نیکی کی خواہش دل سے نکل رہی ہے۔یہ نہ ہو کہ لگ رہا ہو دیکھا دیکھی سب کام ہو رہے ہیں۔امہات المومنین بھی یقیناً نیکی کی وجہ سے ہی اعتکاف میں بیٹھی ہوں گی کہ آنحضرت ﷺ کے قرب میں ان برکات سے ہم بھی حصہ لے لیں جو ان دنوں میں ہونی ہیں۔لیکن آپ ﷺ کو یہ برداشت نہ تھا کہ کسی نیکی سے دکھاوے کا ذرا بھی اظہار ہوتا ہو،ذرا سا بھی شبہ ہوتا ہو۔چنانچہ آپؐ نے سب کے خیمے اکھڑوا دیئے۔

معتکفین کی عبادت میں کسی طرح بھی مخل نہ ہوں

پھر آپ ﷺ نے ہمیں یہ بھی بتایا کہ اعتکاف کس طرح بیٹھنا چاہئے ، بیٹھنے والوں اور دوسروں کیلئے کیا کیا پابندیاں ہیں۔روایت میں آتا ہے کہ آپؐ نے رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا،آپ کیلئے کھجور کی خشک شاخوں کا حجرہ بنایا گیا،ایک دن آپؐ نے باہر جھانکتے ہوئے فرمایا،نمازی اپنے رب سے راز و نیاز میں مگن ہوتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ ایک دوسرے کو سنانے کے لئے قراءت بالجہر نہ کرو۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 67۔مطبوعہ بیروت)

یعنی (۔) میں اور بھی لوگ اعتکاف بیٹھے ہوں گے اس لئے فرمایا معتکف اپنے اللہ سے راز و نیاز کر رہا ہوتا ہے۔دعائیں کر رہا ہوتا ہے۔قرآن شریف بھی اگر تم نماز میں پڑھ رہے ہو یا ویسے تلاوت کر رہے ہو تو اونچی آواز میں نہ کرو تاکہ دوسرے ڈسٹرب نہ ہوں ۔ہلکی آواز میں تلاوت کرنی چاہئے۔سوائے اس کے کہ اب مثلاً جماعتی نظام کے تحت بعض (بیوت) میں خاص وقت کے لئے درسوں کا انتظام ہوتا ہے۔وہ ایک جماعتی نظام کے تحت ہے اس کے علاوہ ہر ایک معتکف کو نہیں چاہئے کہ اونچی آواز میں تلاوت بھی کرے یا نماز ہی پڑھے۔ کیونکہ اس طرح دوسرے ڈسٹرب ہوتے ہیں۔تو یہ ہیں احتیاطیں جو آنحضرت ﷺ نے فرمائیں۔ کہاں یہ احتیاطیں اور کہاں اب یہ حال ہے کہ بعض دفعہ پہلے ربوہ میں بھی ہوتا تھا لیکن دوسرے شہروں میں ابھی بھی باہر ہوتا ہے،شاید یہاں بھی یہی صورت حال ہو،معتکف کے لئے بڑی تکلیف دہ صورتحال ہوتی ہے کہ وہ اپنی عبادت میں مصروف ہوتا ہے،پردہ کے لئے ایک چادر ہی ٹنگی ہوتی ہے نا،پردہ کے پیچھے سے ایک ہاتھ اندر داخل ہوتا ہے جس میں مٹھائی اور ساتھ پرچی ہوتی ہے کہ میرے لئے دعا کرو۔یا نمازی سجدے میں پڑا ہوا ہے اوپر سے پردہ خالی ہوتا ہے تو اوپر سے کاغذ آ کر اس کے اوپر گر جاتا ہے،ساتھ نام ہوتا ہے کہ میرے لئے دعا کرو۔یا ایک پراسرار آواز پردے کے پیچھے سے آتی ہے آہستہ سے کہ میں فلاں ہوں میرے لئے دعا کرو۔یہ سب غلط طریقے ہیں۔

دکھاوے کی افطاریاں فخر و مباہات کے زمرے میں آتی ہیں

پھر شام کو افطاریوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔افطاریاں بڑی بڑی آتی ہیں،ٹرے لگ کے، بھر کے،جو معتکف تو کھا نہیں سکتا لیکن (بیت) میں ایک شور بھی پڑ جاتا ہے اور گند بھی ہو رہا ہوتا ہے۔اور پھر جو لوگ افطاریاں بھیج رہے ہوتے ہیں بعض بڑے فخر سے بتاتے بھی ہیں کہ آج میں نے افطاری کا انتظام کیا ہوا تھا،کیسی تھی ،کیا تھا؟ یا دوسروں کو بتا رہے ہیں کہ یہ کچھ تھا،میری افطاری بڑی پسند کی گئی۔پھر اگلے دن دوسرا شخص اس سے بڑھ کر افطاری کا اہتمام کرنے کی کوشش کرتا ہے۔تو یہ سب فخر و مباہات کے زمرے میں چیزیں آتی ہیں۔بجائے اس کے کہ خدمت کی جائے یہ دکھاوے کی چیزیں بن جاتی ہیں۔اس لئے یا تو اعتکاف بیٹھنے والا اپنے گھر سے سحری اور افطاری منگوائے یا جماعتی انتظام کے تحت مہیا ہو۔ناموں کے ساتھ......افطاریاں آنی غلط طریق کار ہے۔یہ کہیں بھی جماعت کی (بیت) میں نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اس سے آگے اور بدعتیں بھی پھیلتی چلی جائیں گی۔ربوہ میں بھی دارالضیافت سے جو مرکزی (بیت) میں بیٹھے ہوتے ہیں ان کے لئے اور میرا خیال ہے دوسری جگہوں پہ بھی (اگر نہیں ہے تو جانی چاہئیں) افطاری و سحری وہیں سے تیار ہو کر جاتی ہے اور سارے ایک جگہ بیٹھ کے کھا لیتے ہیں۔

اعتکاف میں دنیاداری کے کام کرنا غلط طریق ہے

پھر بعض لوگ اعتکاف بیٹھ کر بھی کچھ وقت کے لئے دنیاداری کے کام کر لیتے ہیں۔مثلاً بیٹے کو کہہ دیا،یا اپنے کام کرنے والے کارندے کو کہہ دیا کہ کام کی رپورٹ فلاں وقت مجھ کو دے جایا کرو۔ کاروباری مشورے لینے ہوں تو فلاں وقت آجایا کرو ،کاروباری مشورے دیا کروں گا۔ یہ طریق بھی غلط ہے۔سوائے اشد مجبوری کے یہ کام نہیں ہونا چاہیے۔حضرت اقدس مسیح موعود سے اس بارہ میں سوال ہوا کہ آدمی جب اعتکاف میں ہو تو اپنے دنیوی کاروبار سے متعلق بات کر سکتا ہے یا نہیں؟ آپ نے فرمایا کہ سخت ضرورت کے سبب کر سکتا ہے اور بیمار کی عیادت کے لئے اور حوائج ضروریہ کے واسطے باہر جا سکتا ہے۔

(بدر 21/فروری 1907ء صفحہ 5)

فرمایا کہ سخت ضرورت کے تحت۔یہ نہیں ہے کہ جیسا میں نے پہلے کہا کہ روزانہ کوئی وقت مقرر کر لیا،فلاں وقت آجایا کرو اور بیٹھ کر کاروباری باتیں ہو جایا کریں گی۔اگر اتفاق سے کوئی ایسی صورت پیش آگئی ہے کسی سرکاری کاغذ پہ دستخط کرنے ہیں،تاریخ گزر رہی ہے یا کسی ضروری معاہدے پر دستخط کرنے ہیں،تاریخ گزر رہی ہے یا کوئی اور ضروری کاغذ ہے،ایسے کام تو ہو سکتے ہیں لیکن ہر وقت ہر روز نہیں۔

اعتکاف میں اپنی حالت سنوار کر رکھنی چاہیے

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف فرماتے تو آپ سر میرے قریب کر دیتے تو میں آپ کو کنگھی کر دیتی اور آپ گھر صرف حوائج ضروریہ کے لئے آتے۔

(ابوداؤد کتاب الصیام،باب المعتکف یدخل البیت لحاجتہ)

تو بعض لوگ اتنے سخت ہوتے ہیں کہ ان کا خیال ہے کہ اعتکاف میں اگر عورت کا (یعنی) بیوی کا ہاتھ بھی لگ جائے تو پتہ نہیں کتنا بڑا گناہ ہو جائے گا۔اور دوسرے یہ کہ حالت ایسی بنا لی جائے ،ایسا بگڑا ہوا حلیہ ہو کہ جب چہرے پر جب تک سنجیدگی طاری نہ ہو،حالت بھی بُری نہ ہو اس وقت تک لوگوں کا خیال ہوتا ہے کہ دوسروں کو پتہ نہیں لگ سکتا کہ یہ آدمی عبادت کر رہا ہے تو یہ غلط طریق کار ہے۔تو یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ اعتکاف میں اپنی حالت بھی سنوار کے رکھنی چاہئے اور تیار ہو کے رہنا چاہئے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان تمام ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

(مرسلہ: طارق احمد مرزا صاحب)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ   مطبع: ضیاء الاسلام پریس   مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ   قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

کوئی بھی ایسی قربانی جو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے حکموں کے مطابق اور خدا تعالیٰ کی خاطر ہو، اس کے نمونے قائم کرنے کے لئے آج خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو پیدا کیا ہے

الٰہی جماعتیں دنیاوی حکومتوں یا دنیاوی طرز کے احتجاجوں پر یقین نہیں رکھتیں

صرف اس بات پر پریشان نہیں ہو جانا چاہئے کہ ایک ملک میں ابتلاء یا امتحان کا دور لمبا ہو گیا۔ بلکہ یہ دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وسعتیں کہاں تک پھیل رہی ہیں۔ ہمارا انحصار نہ کسی حکومت پر ہے نہ کسی انسانی حقوق کی تنظیم پر بلکہ ہمارا انحصار خدا تعالیٰ کی ذات پر ہے

اگر ہر احمدی خدا پر انحصار کی حقیقت کو سمجھ کر اس پر عمل کرنا شروع کر دے تو جہاں جہاں بھی احمدیوں پر تنگیاں وارد کی جا رہی ہیں وہ دعاؤں سے ہی ہوا میں اڑ جائیں گی۔ مگر شرط ان دعاؤں کا حق ادا کرنا ہے

ایک حقیقی احمدی ہر وقت خدا پر نظر رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہر وقت کوشش کرتا ہے

یہ قربانیاں، یہ امتحان، یہ عارضی ابتلا ہماری ترقی کی رفتار تیز کرنے والے ہیں

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود سے جو وعدے کئے ہیں وہ یقیناً پورے ہوں گے اور آخری فتح ہماری ہی ہو گی

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 23 مئی 2014ء بمطابق 23 ہجرت 1393 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آغاز پر سورۃ ال عمران کی آیات 146 تا 149 اور اسی سورۃ کی آیات 170 تا 172 کی تلاوت کے بعد فرمایا:

یہ آیات سورۃ آل عمران کی 146 سے 149 اور 170 سے 172 تک ہیں۔ پہلے حصے کا ترجمہ یہ ہے کہ اور کسی جان کے لئے مرنا ممکن نہیں سوائے اس کے کہ اللہ کے اِذن سے ہو۔ یہ ایک طے شدہ نوشتہ ہے۔ اور جو کوئی دنیا کا ثواب چاہے ہم اسے اس میں سے عطا کرتے ہیں۔ اور جو کوئی آخرت کا ثواب چاہے ہم اسے اسی میں سے عطا کرتے ہیں۔ اور ہم شکر کرنے والوں کو یقیناً جزا دیں گے۔

اور کتنے ہی نبی تھے کہ جن کے ساتھ مل کر بہت سے ربانی لوگوں نے قتال کیا۔ پھر وہ ہرگز کمزور نہیں پڑے اس مصیبت کی وجہ سے جو اللہ کے رستے میں انہیں پہنچی۔ اور انہوں نے ضعف نہیں دکھایا اور وہ دشمن کے سامنے جھکے نہیں۔ اور اللہ صبر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

اور ان کا قول اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ انہوں نے عرض کیا اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے اور اپنے معاملہ میں ہماری زیادتی بھی۔ اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور ہمیں کافر قوم کے خلاف نصرت عطا کر۔ تو اللہ نے انہیں دنیا کا ثواب بھی دیا اور آخرت کا بہت عمدہ ثواب بھی۔ اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

دوسرے حصے کا ترجمہ یہ ہے کہ اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے گئے ان کو ہرگز مردے گمان نہ کرو بلکہ وہ تو زندہ ہیں اور انہیں ان کے رب کے ہاں رزق عطا کیا جا رہا ہے۔

بہت خوش ہیں اس پر جو اللہ نے اپنے فضل سے انہیں دیا ہے اور وہ خوشخبریاں پاتے ہیں اور اپنے پیچھے رہ جانے والوں کے متعلق جو ابھی ان سے نہیں ملے کہ ان پر بھی کوئی خوف نہیں ہو گا اور وہ غمگین نہیں ہوں گے۔

وہ اللہ کی نعمت اور فضل کے متعلق خوشخبریاں پاتے ہیں اور یہ خوشخبریاں بھی پاتے ہیں کہ اللہ مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرے گا۔

اللہ تعالیٰ کا یہ بڑا فضل و احسان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو ایسے لوگ عطا فرمائے ہیں جو اپنے عہدوں کی روح کو جانتے ہیں اور جو قربانیوں کی روح کو جانتے ہیں اور نہ صرف جانتے ہیں بلکہ اس کے ایسے نمونے قائم کرنے والے ہیں جن کی اس زمانے میں کہیں اور مثال نہیں ملتی۔ مال کی قربانی کا سوال اٹھے کہ کہاں ہیں ایسے لوگ جو اپنے مال کو دین کی خاطر قربان کرنے والے ہیں تو جماعت احمدیہ کے افراد کا گروہ سامنے آ کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ وقت کی قربانی کا مطالبہ ہو تو آج جماعت احمدیہ میں دین کی خاطر وقت قربان کرنے کے اعلیٰ نمونے موجود ہیں۔ عزت کی قربانی کے نمونے دیکھنے ہیں تو آج جماعت احمدیہ میں اس کے نمونے نظر آئیں گے۔ (دعوت الی اللہ) کے لئے زندگیاں وقف کرنے کا مطالبہ کیا جائے تو مخلصین کا گروہ اس کام کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنے والا ہے۔ جان کی قربانی کا حقیقی نمونہ دیکھنا ہے تو جماعت احمدیہ کی تاریخ اس حقیقی قربانی کے نمونوں پر مہر لگاتی ہے۔

غرض کہ کوئی بھی ایسی قربانی جو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے حکموں کے مطابق اور خدا تعالیٰ کی خاطر ہو، اس کے نمونے قائم کرنے کے لئے آج خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو پیدا کیا ہے۔ آج حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے ایسی جماعت عطا کی ہے جس کی اکثریت مال، جان، وقت اور عزت قربان کرنے کی روح کو سمجھنے والی ہے اور ہر وقت تیار ہے۔ لیکن بعض ایسے بھی ہیں جو علم کی کمی کی وجہ سے ایسا اظہار کر دیتے ہیں جو مومن کی شان نہیں یا حالات کی وجہ سے بشری تقاضے کے تحت ایسے اظہار کر دیتے ہیں جس سے بعض کم تربیت یافتہ یا کچے ذہن ضرورت سے زیادہ اثر لے لیتے ہیں۔ بعض لوگ مجھے لکھ بھی دیتے ہیں کہ یہ ابتلا اور امتحان کا عرصہ لمبا ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اگر صرف یہاں تک ہی ہو کہ مشکلات اور امتحان کا عرصہ لمبا ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد آسانیوں کے سامان پیدا فرمائے

درج 30-06-2014

تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ جب ان سختیوں اور ابتلاؤں کی انتہا پہنچتی ہے تو رسول اور مومنین کی جماعت مَتٰی نَصۡرُ اللّٰہِ کی آواز بلند کرتے ہیں اور یہ دعا بھی کرتے ہیں لیکن ایسا اظہار جس سے دنیاوی واسطوں اور اسباب کی طرف توجہ کی طرف رغبت کا اظہار ہو تو یہ ایک مومن کی شان نہیں ہے۔ مثلاً مجھے ایک لکھنے والے نے لکھا کہ پاکستان میں جماعت پر جو کچھ ظلم ہو رہے ہیں، ہمیں دنیا کو بتانا چاہئے اور ایم ٹی اے کو بھی ایک بڑا حصہ اس بات پر لگا دینا چاہئے کہ وہ اس کے ذریعہ ظلموں کا اظہار کرتی رہے، دنیا کو بتائے اور دوسرے ذرائع بھی استعمال کئے جائیں۔ ظلم کے خلاف دنیا میں آواز بلند کی جائے۔ بلکہ خط سے یوں لگا کہ جیسے دنیا والے کرتے ہیں ہم بھی دنیاوی طریقے سے شور شرابہ کر کے دنیا کے سامنے اپنے احتجاج کے نعرے بلند کریں تو پھر شاید ان حکومتوں کو جو ہمارے خلاف ہیں ہمارے حقوق دینے کی طرف توجہ پیدا ہو اور یہ ابتلا اور مشکلات کا دور ختم ہو۔ یہ کہتے ہیں کہ میرے (-) دوست کہتے ہیں کہ جو کچھ جماعت احمدیہ کے ساتھ ہو رہا ہے اگر ہمارے ساتھ ہو تو ہم تو یوں جلوس نکالتے ہیں اور یوں احتجاج کرتے ہیں اور یہ کر دیتے ہیں اور وہ کر دیتے ہیں۔ اور یہ بھی کہ اگر ہمارے سے تھوڑا سا بھی ہو تو ہم دنیا میں شور مچا دیتے ہیں۔ احمدی صحیح احتجاج نہیں کرتے۔ اس لئے ان کا ابتلا اور ان پر ظلم کا عرصہ لمبا ہو رہا ہے۔

اس بارے میں پہلی بات تو یہ یاد رکھنے والی ہے کہ **جب ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ ہم الٰہی جماعت ہیں تو پھر ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ الٰہی جماعتیں دنیاوی حکومتوں یا دنیاوی طرز کے احتجاجوں پر یقین نہیں رکھتیں، نہ الٰہی جماعتوں کی ترقی میں دنیاوی مدد کا کوئی کردار ہے یا ہاتھ ہے۔** دنیاوی مددیں بغیر شرائط کے نہیں ہوتیں۔ بغیر کسی غرض کے نہیں ہوتیں۔ اپنے آگے کسی نہ کسی رنگ میں جھکائے بغیر نہیں ہوتیں اور یہ باتیں ایک حقیقی مومن کبھی برداشت نہیں کر سکتا۔ مَتٰی نَصۡرُ اللّٰہِ کی آواز اگر مومنین کی طرف سے بلند ہوتی ہے تو یہ خدا تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے دعا کی آواز ہے۔ اور ہر مرتبہ جب ہم ابتلا اور امتحانوں کے دَور سے گزرتے ہوئے اللہ کے آگے جھکتے ہوئے اس کے فضلوں اور اس کی مدد مانگتے ہیں، اس کی مدد کے طالب ہوتے ہیں تو ترقی کے نئے سے نئے راستے ہمارے سامنے کھلتے چلے جاتے ہیں۔

آج تقریباً تمام دنیا میں پھیلے ہوئے افرادِ جماعت اور دنیا کے 204 ممالک میں بسنے والے احمدی اس بات کے گواہ ہیں کہ یہ ابتلاء جماعتی ترقی کے نئے سے نئے راستے کھول رہا ہے اور نئی سے نئی منزلیں طے ہو رہی ہیں۔ پس صرف اس بات پر پریشان نہیں ہو جانا چاہئے کہ ایک ملک میں ابتلا یا امتحان کا دور لمبا ہو گیا۔ بلکہ یہ دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وسعتیں کہاں تک پھیل رہی ہیں۔ جہاں تک یہ سوال ہے کہ دنیاوی اسباب کا استعمال بھی ہونا چاہئے تو بالکل ٹھیک ہے۔ یہ ہونا چاہئے۔ رعایت اسباب منع نہیں ہے بلکہ اس کا بھی حکم ہے۔ ظاہری طریقوں کو اپنانا بالکل منع نہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جن حدود میں رہتے ہوئے ہم نے یہ ظاہری اسباب استعمال کرنے ہیں اور ہمیں یہ استعمال کرنے چاہئیں ہم کرتے بھی ہیں۔ دنیا کو آگاہ بھی کرتے ہیں کہ کس طرح جماعت پر مظالم ہو رہے ہیں۔ اور ہم ان کو یہ بتاتے ہیں کہ اگر آج دنیا نے مل کر ان ظلموں کو ختم کرنے کی کوشش نہ کی تو یہ مظالم پھیلتے چلے جائیں گے۔ جماعت کا سوال نہیں ہے بلکہ کوئی بھی انسان محفوظ نہیں رہے گا اور اب یہ پھیل رہے ہیں۔ دنیا دیکھ رہی ہے۔ لیکن یہ سب کچھ بتانے کے باوجود ہمارا انحصار نہ کسی حکومت پر ہے نہ کسی انسانی حقوق کی تنظیم پر بلکہ ہمارا انحصار خدا تعالیٰ کی ذات پر ہے۔ اور یہی مضمون میں خاص طور پر گزشتہ دو تین جمعوں میں خطبوں میں بتا رہا ہوں کہ تمام نتائج کے حصول کے لئے ہماری نظر خدا تعالیٰ پر ہونی چاہئے۔ اور یہی ایک مومن کی مثال ہے۔

دنیاوی لوگ اگر شور مچاتے ہیں۔ جلسے جلوس کرتے ہیں۔ توڑ پھوڑ کرتے ہیں۔ اپنے خلاف ظلموں کا اسی طرح ظلم کر کے بدلہ لیتے ہیں تو اس لئے کہ ان سے الٰہی وعدے نہیں ہیں کہ آخری فتح تمہاری ہے۔ جبکہ ہمارے ساتھ خدا تعالیٰ کے وعدے ہیں کہ ان سب ظلموں کے باوجود جو تم سے روا رکھے جا رہے ہیں، جو تم پر ہو رہے ہیں۔ ان سب زیادتیوں کے باوجود جو حکومتوں کی طرف سے یا حکومتوں کے آشیرباد پر حکومت کے قریبیوں اور کارندوں اور اہلکاروں کی طرف سے ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے یہ فیصلہ کر چھوڑا ہے کہ تمہیں وہ انعامات ملنے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ملنے والے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت سے مومنوں کو ملتے ہیں۔ اس دنیا کے انعامات کے بھی تم وارث ہو گے اور اگلے جہان کے انعامات کے بھی تم وارث ہو گے۔ قربانیوں کی جو مثالیں تم قائم کر رہے ہو وہ کبھی رائیگاں نہیں جائیں گی اور آخری فتح تمہاری ہے۔ اس فتح کے حصول کا سب سے زیادہ تیر بہدف نسخہ جو ہے وہ دعائیں ہیں۔ جتنا زیادہ دعاؤں میں ڈوبو گے اتنی جلدی یہ مشکلات دور ہوں گی۔ دشمنوں کے حملوں سے بچنے کے لئے جتنے زیادہ یار نہاں میں نہاں ہو گے اتنی زیادہ تیزی سے وہ ظاہر ہو کر خارق عادت نشان دکھائے گا انشاء اللہ۔

پس ہماری سوچ اور دنیا داروں کی سوچ میں بہت فرق ہے۔ ہم نے زمانے کے امام کی بیعت کی ہے جس سے خدا تعالیٰ کے فتوحات کے وعدے ہیں۔ فتوحات کے نئے سے نئے دروازے کھلنے کے وعدے ہیں اور جیسا کہ میں نے کہا یہ نظارے ہم دیکھ بھی رہے ہیں لیکن دوسروں سے اس قسم کے کوئی وعدے نہیں ہیں۔ جہاں تک (-) کی مثال دیتے ہیں یا کسی دوسرے کی مثال دیتے ہیں مجھے تو کہیں ایسا نظر نہیں آتا کہ دنیاوی احتجاج کر کے انہوں نے اپنے مقاصد حاصل کر لئے ہوں۔ ہاں توڑ پھوڑ، گھیراؤ جلاؤ ہر جگہ ضرور ہو رہا ہے اور اس کی وجہ سے مزید فساد پھیل رہا ہے۔

تو جیسا کہ میں نے کہا کہ ظلم کا بدلہ ظلم کے علاوہ کچھ نہیں ہو گا اور ہم نے یہ نہیں کرنا۔ یہاں میں دنیا داروں کے رویوں کی ایک مثال بھی دے دیتا ہوں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ دنیا اگر مدد بھی کرتی ہے تو اپنے مفادات کو دیکھتے ہوئے یا اپنی مصلحتوں کو دیکھتے ہوئے کرتی ہے۔ گزشتہ دنوں یہاں ایک اخبار نے ایک مضمون دیا کہ (-) یہاں حکومت کے وفادار نہیں ہیں اس لئے مغربی ممالک سے ان (-) کو نکال دینا چاہئے۔ اس پر ہمارے پریس سیکشن نے کہا کہ یہ غلط ہے۔ (دین حق) ملکی قانون کی پابندی اور وطن سے محبت کا حکم دیتا ہے۔ اس پر اخبار نے کہا کہ دوسرے (-) فرقوں کا تو یہ عمل نہیں ہے۔ تم دوسرے (-) فرقوں کو بھی یہ نصیحت کرو۔ تو ہم نے کہا ٹھیک ہے اگر تمہارا اخبار اس نصیحت کو شائع کرنے کے لئے تیار ہے تو ہم بیان دے دیتے ہیں۔ جب ان کی دی ہوئی شرائط کے مطابق کہ یہ لکھ کے، فلاں لکھ کے دو، وہ پورا کر دیا گیا تو پھر ایڈیٹر نے یا ان کے بورڈ نے یہ اعلان دینے سے بھی انکار کر دیا۔ بہانہ یہ تھا کہ کچھ اور مضامین ایسے آ گئے ہیں جس کی وجہ سے ہم نہیں دے سکتے اور پھر کبھی دینا ہوا تو دیکھیں گے۔ ٹال مٹول۔ تو بہرحال یہ بہانے تھے۔ اصل بات یہ ہے کہ ان میں یہ جرأت نہیں تھی کہ دوسرے (-) فرقے جو احمدیوں کے مخالف ہیں ان کو ناراض کریں۔ انصاف کے تقاضے یہ لوگ پورے نہیں کرنا چاہتے۔ بعض قسم کے خوف اور ڈر ان کے اندر ہیں اور جب وہ بعض (-) کے سختی کے رویے دیکھتے ہیں تو یہ ڈر مزید اور بڑھ جاتے ہیں۔

میں اکثر جب مختلف لیڈروں اور پریس کو یہ کہتا ہوں کہ امن قائم کرنا ہے تو انصاف قائم کرو اور ڈبل سٹینڈرڈ نہ بناؤ تو اکثر اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ اس بات کی ہمارے اندر کمی ہے اور یہی حقیقت ہے۔ بعض تو یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ کھلے طور پر ہم یہ نہیں کہیں گے کہ ہمارے مقاصد ہیں، جن کے حصول کے لئے ہم نے ایجنڈے بنائے ہوئے ہیں لیکن حقیقت یہی ہے کہ ہم دنیا کے سامنے باتیں تو انصاف کی کرتے ہیں لیکن مقاصد ہمارے اپنے ہیں۔ ان کو ہم نے حاصل کرنا ہے۔ تو یہ تو ان کا حال ہے جن کی طرف ہم کہتے ہیں کہ ہم اپنی نظریں رکھیں یا بعض لوگوں کا خیال ہے کہ نظر کریں۔ دو عملی کرنے والوں پر تو انحصار نہیں کیا جا سکتا اور نہ ان میں کوئی طاقت ہے کہ یہ مشکلات دور کر سکیں۔ ایک اخبار ہے جو ایک ایسا بیان بھی شائع نہیں کرنا چاہتا جس سے ملک کی محبت کا اظہار ہو رہا ہے۔ کوئی نزاعی اور جھگڑے والا معاملہ نہیں ہے جن پر ان کو تحفظات ہوں۔ اس پر ایسے لوگوں کو جو اس قسم کے مشورے دیتے ہیں، سوچنا چاہئے کہ کیسے ہم ان لوگوں کی طرف دیکھیں اور ان پر تکیہ کریں۔ اگر ہر احمدی خدا پر انحصار کی حقیقت کو سمجھ کر اس پر عمل کرنا شروع کر دے تو جہاں جہاں بھی احمدیوں پر تنگیاں وارد کی جا رہی ہیں وہ انشاء اللہ تعالیٰ دعاؤں سے ہی ہوا میں اڑ جائیں گی۔ مگر شرط ان دعاؤں کا حق ادا کرنا ہے۔

ہمیں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ جماعت پر پاکستان یا بعض دوسرے ممالک میں غیروں کی طرف سے جو سختیاں ہو رہی ہیں یا حکومتوں کی طرف سے یہ ظلم جو قانون کی آڑ میں یا کسی بھی طرح سے کئے جا رہے ہیں یہ آج کی پیداوار نہیں۔ یہ کوئی گزشتہ دو تین دہائیوں کا معاملہ نہیں ہے۔ یہ تو اس وقت سے ہیں جب سے کہ حضرت مسیح موعود نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور ایک جماعت قائم کی تھی۔ آپ کو اور جماعت کو ابتدا سے ہی ان ظلموں اور سختیوں سے گزرنا پڑا تھا۔ بلکہ ایک موقع ایسا بھی آیا کہ جب یہ خیال پیدا ہوا کہ آپ کو اپنی آبائی بستی قادیان سے ہجرت کرنی پڑے گی جس کا مالک مدّتوں سے حضرت مسیح موعود کا خاندان تھا۔ آپ وہاں بھی محفوظ نہیں تھے۔ بلکہ ہم اس سے بھی

اوپر جائیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا تمام دور ہی دشمنوں کی طرف سے ظلم پر ظلم کے اظہار دیکھتے ہوئے گزرا ہے۔ آپ کی چہیتی بیوی جو لاکھوں روپے کی مالک تھی اور جن کے بیسیوں غلام تھے، جو مکہ کی امیر ترین عورتوں میں شمار ہوتی تھیں، انہیں اسلام قبول کرنے کے بعد کیسی شدتوں سے گزرنا پڑا۔ بڑھاپے میں گھر سے بے گھر ہوئیں اور نہ صرف یہ بلکہ بڑا لمبا عرصہ نہایت کسمپرسی کی حالت میں ایک گھاٹی میں رہنا پڑا جہاں خوراک کی بھی تنگی، پانی کی بھی تنگی، رہائش کی بھی تنگی تھی اور یہی تنگی کے حالات اور سختی کی جو حالت تھی ان کی وفات کی وجہ بنی۔ (انہوں نے) یہ سب کچھ (دین) کی خاطر، ایک نیک مقصد کی خاطر اس امید پر برداشت کیا کہ ان قربانیوں کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی مدد کے وعدے ہیں جو پورے ہونے ہیں۔

خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو کس قدر تکالیف پہنچیں۔ متواتر تیرہ سال تو مکہ میں ہی آپ پر مظالم ہوئے۔ تیروں، سونٹوں، پتھروں غرض کہ کون سی ایسی چیز تھی جس سے آپ پر حملہ نہ کیا گیا ہو اور آپ کو اذیت دینے کی کوشش نہ کی گئی ہو لیکن آپ نے نہ صرف جوانمردی سے اس کا مقابلہ کیا۔ اپنے پیاروں، عزیزوں اور صحابہ کی جان کی قربانیوں کو برداشت کیا بلکہ جب ان ظلموں کی وجہ سے آپ سے بددعا کی درخواست کی جاتی تو آپ نے ہدایت کی دعا ہی مانگی۔ جب خود آپ کی ذات پر پتھروں سے حملہ کر کے آپ کو لہولہان کر دیا گیا، جس کو خود آپ نے اپنی زندگی کا سخت ترین دن فرمایا ہے۔ اس وقت جب اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو تباہ کرنے کے لئے آپ کی مرضی پوچھی تو آپ نے فرمایا کہ نہیں پہاڑوں کو ان پر نہیں گرانا شاید ان لوگوں میں سے ایسے لوگ پیدا ہو جائیں جو حق کو قبول کر لیں بلکہ امید ہے کہ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو حق کو قبول کر کے اپنی دنیا و آخرت کو سنوارنے والے بن جائیں۔ پھر ہجرت کے بعد جنگوں کا سلسلہ شروع ہو گیا اور دشمنوں کی طرف سے بار بار حملہ ہوتا تھا۔

پس جہاں ظلموں کی ایک لمبی داستان ہے وہاں صبر برداشت اور رحم کی بھی بے مثل داستانیں ہیں جو آپ نے رقم کی ہیں۔ یہ سب کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو برداشت کرنا ہی تھا کہ آپ نے ہر معاملے میں دنیا میں ایک مثال قائم کرنی تھی۔ آپؐ کے صحابہ نے بھی قربانیوں کے نمونے دکھائے ہیں۔ اس لئے کہ خدائی وعدوں اور اللہ تعالیٰ کی تعلیم پر ان کی نظر تھی ...... (حضرت مسیح موعود) نے بھی اپنے ماننے والوں کو یہی فرمایا کہ میرے ساتھ اور میری جماعت کے ساتھ تو یہ ظلم و زیادتی ہونی ہے تکالیف کے دور آنے ہیں۔ آپ نے واضح فرمایا کہ میرا راستہ پھولوں کی سیج نہیں ہے کانٹوں پر چلنا ہوگا۔ آپ نے کسی سے کوئی دھوکہ نہیں کیا۔ ہر شخص جو احمدیت میں داخل ہوتا ہے یہ سمجھ کر ہوتا ہے کہ تکالیف برداشت کرنی پڑیں گی۔ میں بعض دفعہ نومبائعین سے یہ دیکھنے کے لئے یہ سوال کر دیتا ہوں کہ ان کو کچھ اندازہ بھی ہے کہ احمدیت کوئی پھولوں کی سیج نہیں ہے۔ گزشتہ دنوں یہاں یوکے (UK) کے جو نومبائعین تھے، ان کے ساتھ ایک نشست تھی تو ایک دوست سے میں نے یہی سوال پوچھا۔ کیونکہ ان کا تعلق پاکستان سے ہے تو ان کا یہی جواب تھا کہ ہم نے سوچ سمجھ کر بیعت کی ہے اور ہر سختی جھیلنے کے لئے تیار ہیں۔ بعض عورتوں نے بھی اپنے گھر بار چھوڑ دیئے لیکن ایمان کو نہیں چھوڑا۔ تو یہ سب کچھ اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا ادراک حاصل کیا۔ یہ ادراک حاصل کیا کہ زندگی اور موت خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور خوش قسمت ہیں وہ جو اللہ تعالیٰ کی خاطر استقامت دکھانے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ انہیں دونوں جہان کی جنتوں کا وارث بناتا ہے اور یہ صرف منہ کی باتیں نہیں ہیں۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں اب یہ واقعات کسی نہ کسی شکل میں نظر آتے رہتے ہیں۔ جب یہ قربانیوں کے نمونے دکھائے جاتے ہیں۔ اور یہ ایسی ایسی قربانیوں کے نمونے ہیں کہ بعض دفعہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ یہ سب اس لئے ہے کہ جیسا کہ میں نے کہا کہ حضرت مسیح موعود نے ہمیں ابتدا سے ہی یہ واضح کر دیا کہ یہ ہوگا۔ اور یہ بھی فرما دیا کہ سب کچھ دیکھنے اور اپنے پر بیتنے کے باوجود تم اپنے ایمان پر حرف نہ آنے دینا اور اسی بات کو ہمیشہ یاد رکھنا کہ اس استقامت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے دونوں جہان میں انعامات مقرر کئے ہوئے ہیں۔ اس کا ذکر خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں بھی کئی جگہ فرمایا ہے۔ یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں ان میں بھی یہی مضمون ہے۔ اس کا ترجمہ بھی آپ نے سن لیا۔

پس زندگی اور موت تو ہر ایک کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں یہ واضح فرما دیا کہ زندگی اور موت خدا تعالیٰ کے اِذن سے ہے۔ دشمن زیادہ سے زیادہ ہمیں موت کا ہی خوف دلا سکتا ہے تو اس کی پرواہ نہیں۔ اگر یہ خدا تعالیٰ کے راستے میں آئے تو انعامات کی بشارتیں ہیں۔ ہم اسلام کی تاریخ میں دیکھتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولیدؓ جب بستر مرگ پر تھے تو ایک دوست جو اُن کی عیادت کے لئے گئے، ان کو دیکھ کر وہ شدت سے رونے لگے۔ یہ دوست سمجھے کہ شاید موت کا ڈر ہے۔ انہوں نے کہا کہ خالد! آپ تو دشمنوں کے نرغے میں کئی دفعہ آئے اور ایسی شجاعت کے مظاہرے کئے ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ اب اس وقت کیوں موت سے ڈر رہے ہیں؟ حضرت خالد نے کہا کہ میرے اوپر سے کپڑا اٹھاؤ۔ دیکھا تو جسم کے اوپر والے حصے میں انچ انچ پر زخم کے نشانات تھے۔ پھر انہوں نے کہا کہ اب میری ٹانگوں سے کپڑا اٹھاؤ۔ وہاں بھی انچ انچ پر زخموں کے نشانات تھے۔ پھر حضرت خالد بن ولیدؓ نے کہا کہ میں موت کے ڈر سے نہیں رو رہا۔ اس فکر میں رو رہا ہوں کہ میں نے ہمیشہ شہادت کی تمنا کی ہے اور یہ زخموں کے نشان اس بات کے گواہ ہیں لیکن مجھے وہ مقام و مرتبہ نہیں ملا اور اب میں بستر پر جان دے رہا ہوں اور سوچ رہا ہوں کہ شہادت کی موت نہ آنا کہیں میرے شامت اعمال کا نتیجہ تو نہیں ہے۔ اور یہ خوف ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے شہادت نہیں دی تو اس میں خدا تعالیٰ کی کوئی ناراضگی نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کی روح کو یا قربان ہونے کی روح کو سمجھنے والوں کا یہ مقام تھا۔ یہ تو ان کے دل کی حالت تھی لیکن اللہ تعالیٰ ایسے غازیوں کے متعلق بھی فرماتا ہے کہ ان کو بھی جنت کی بشارتیں ہیں۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ شہادت کے لئے یہ جذبے تھے۔

پھر قربانی کی روح کو سمجھنے کی اس زمانے میں یہ مثال ہے کہ حضرت مسیح موعود کے زمانے میں جب بادشاہ نے حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید سے بار بار یہ اصرار کے ساتھ کہا کہ اگر حضرت مسیح موعود کا انکار کر دو، جس کو تو نے مانا ہے اس کا انکار کر دو، تو میں اس کے نتیجہ میں تمہاری جان بخشی کر دوں گا۔ یہ لالچ دی تو آپ نے ہر دفعہ یہی فرمایا کہ آج اگر مجھے خدا تعالیٰ وہ موت دے رہا ہے جو اس کے انعامات کا وارث بنانے والی ہے تو میں دنیا کی خاطر اس کا انکار کیوں کر دوں۔ عجیب جاہلوں والا سوال تم مجھ سے کر رہے ہو یا سودا مجھ سے کر رہے ہو۔ پس یہی مومن کی شان ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں یہ فرمایا ہے کہ فَمَا وَهَنُوْا (-) (آل عمران: 147) پس وہ ہرگز کمزور نہیں پڑے اس مصیبت کی وجہ سے جو اللہ کے راستے میں انہیں پہنچی۔ اور انہوں نے ضعف نہیں دکھایا اور دشمن کے سامنے جھکے نہیں اور اللہ صبر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

آج بھی ہمارے مخالفین کو یہی تکلیف ہے کہ یہ کیوں کمزوری نہیں دکھاتے۔ کیوں ہمارے ظلموں پر ہمارے سامنے گھٹنے نہیں ٹیکتے لیکن ان کو نہیں پتا کہ ایک حقیقی احمدی ہر وقت خدا پر نظر رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہر وقت کوشش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا حاصل کرنے کے لئے یہاں ایک دعا بھی سکھائی ہے کہ اپنے ثبات قدم کے لئے ہمیشہ دعا مانگتے رہو۔ کیونکہ ایمان کی مضبوطی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی آتی ہے۔ یہ دنیا تمہارے ایمانوں کو کمزور کرنے پر اپنا زور لگا رہی ہے۔ اس کے اثر میں نہ آ جانا اور دعا یہ سکھائی جو آیات میں مَیں نے پڑھی ہے کہ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا (-) کہ اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے اور اپنے معاملے میں ہماری زیادتی سے ہمیں بچا کے رکھ اور ہمیں ثبات قدم عطا فرما۔ اور ہمیں کافر قوم کے خلاف نصرت عطا فرما۔

یا یہ کہہ لیں کہ ہمارے اعمال میں جو ہم نے زیادتی کی ہے، بعض غلط باتیں ہو گئیں ہم سے ہمیں بخش دے، ہمارے گناہوں کو معاف کر دے۔ پس جہاں اللہ تعالیٰ نے ہر معاملے میں خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے کے لئے دعا سکھائی ہے وہاں یہ بھی بتا دیا کہ کامیابیاں دعاؤں سے ملتی ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ کے آگے جھکو، اس سے مانگو اور جبکہ خالص ہو کر اس سے دعائیں مانگی جا رہی ہوں تو اس کے نتیجہ میں پھر دنیا اور آخرت کے ثواب کا انسان وارث بن جاتا ہے۔

پھر سورۃ آل عمران کا دوسرا حصہ ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا، اس میں ایمانوں کی مزید مضبوطی کے لئے یہ تسلی بخش الفاظ بیان فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہ مردے نہیں بلکہ زندہ ہیں۔ امواتاً کا مردہ ہونے کے علاوہ یہ بھی مطلب ہے کہ جس کا بدلہ نہ لیا جائے۔ دوسرے یہ کہ جس کے پیچھے اس کے مقصد کو پورا کرنے والا کوئی نہ ہو۔ تیسرا یہ کہ جو مایوس اور غمزدہ ہو۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی راہ میں مرنے والے ایسے ہوں گے جو مردے نہیں ہیں جو احیاء کے زمرے میں آتے ہیں اور ان شہیدوں کے خون کا بدلہ خدا تعالیٰ لے گا۔ دوسرے یہ کہ ان شہیدوں کی شہادت سے پیچھے رہنے والے کمزور نہیں ہو

جائیں گے۔شہادت سے سرشار لوگوں کا گروہ ہر وقت موجود رہے گا۔اور تیسرے یہ کہ یہ شہداء خدا تعالیٰ کے حضور ایسا مقام پانے والے ہیں اور انہیں ایسا رزق دیا جائے گا جس پر وہ خوش ہیں۔ان کی موت افسردہ موت نہیں ہے بلکہ ان کے لئے خوشی کے سامان پیدا کرنے والی موت ہے۔وہ اس بات پر خوش ہیں کہ جب اگلے جہان جا کر ان کو یہ خوشخبری ملے گی کہ ان کی قربانی نہ صرف قربانیاں کرنے والوں کی، خواہش رکھنے والوں کی ایک تعداد پیدا کرنے والی بنی ہے بلکہ یہ بھی خوشی ہے کہ یہ قربانیاں دشمنوں پر آخری فتح کا باعث بننے والی ہیں۔پس یہ قربانیاں، یہ امتحان، یہ عارضی ابتلاء ہماری ترقی کی رفتار تیز کرنے والے ہیں نہ کہ مایوسی میں دھکیلنے والے۔اللہ تعالیٰ نے ایک اور جگہ اس طرح فرمایا ہے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَااللّٰہُ(-) (حٰمٓ سجدہ:31)یعنی یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا اللہ ہمارا رب ہے اور استقامت اختیار کی ان پر بکثرت فرشتے نازل ہوتے ہیں کہ خوف نہ کرو اور غم نہ کھاؤ اور اس جنت کے ملنے سے خوش ہو جاؤ جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو۔

حضرت مسیح موعود اس بارے میں فرماتے ہیں کہ:

''وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور باطل خداؤں سے الگ ہو گئے پھر استقامت اختیار کی یعنی طرح طرح کی آزمائشوں اور بلا کے وقت ثابت قدم رہے۔ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ تم مت ڈرو اور مت غمگین ہو اور خوش ہو اور خوشی میں بھر جاؤ کہ تم اس خوشی کے وارث ہو گئے جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے۔ہم اس دنیوی زندگی میں اور آخرت میں تمہارے دوست ہیں۔اس جگہ ان کلمات سے یہ اشارہ فرمایا کہ استقامت سے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔یہ سچ بات ہے کہ استقامت فوق الکرامت ہے۔کمال استقامت یہ ہے کہ چاروں طرف بلاؤں کو محیط دیکھیں اور خدا کی راہ میں جان اور عزت اور آبرو کو معرض خطر میں پاویں اور کوئی تسلی دینے والی بات موجود نہ ہو۔یہاں تک کہ خدا تعالیٰ بھی امتحان کے طور پر تسلی دینے والے کشف یا خواب یا الہام کو بند کر دے اور ہولناک خوفوں میں چھوڑ دے۔اس وقت نامردی نہ دکھلاویں اور بزدلوں کی طرح پیچھے نہ ہٹیں اور وفاداری کی صفت میں کوئی خلل پیدا نہ کریں۔صدق اور ثبات میں کوئی رخنہ نہ ڈالیں۔ذلت پر خوش ہو جائیں۔موت پر راضی ہو جائیں اور ثابت قدمی کے لئے کسی دوست کا انتظار نہ کریں کہ وہ سہارا دیوے۔''

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد10 صفحہ 419-420)

پس یہ حالت ہے جو ہم میں سے ہر ایک کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ جب یہ حالت ہو کہ انسان ہر قربانی کے لئے تیار ہو جائے تو پھر خدا تعالیٰ اپنے بندے کو چھوڑتا نہیں، وہ بڑھ کر تھام لیتا ہے تبھی تو جنتوں کے وعدے بھی دے رہا ہے اور اس لئے اس میں ثبات قدم کی دعا بھی سکھلائی ہے اور دشمنوں پر فتح پانے کی دعا بھی سکھائی ہے۔اس کا مطلب ہی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے اس طرح فتوحات کے دروازے کھولے گا کہ دشمن کے لئے کوئی جائے فرار نہیں ہو گی اور انشاء اللہ تعالیٰ آخری فتح کے جو وعدے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود سے کئے ہیں وہ یقیناً پورے ہوں گے اور آخری فتح ہماری ہی ہو گی۔

ان قربانیوں کی داستان رقم کرنے والوں میں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت کی خوشخبری پانے والوں میں آج پھر ہمارے ایک بھائی شامل ہوئے ہیں جو بھوئیوال ضلع شیخوپورہ کے مکرم خلیل احمد صاحب ابن مکرم فتح محمد صاحب ہیں، جن کو 16 مئی 2014ء کو شہید کر دیا گیا(-)۔یہ واقعہ یوں ہے کہ 13 مئی 2014ء کو مخالفین نے گاؤں میں جماعت کے جو مخالفانہ سٹکر لگائے ہوئے تھے ان کو اتارنے کی وجہ سے احمدیوں سے جھگڑا ہو گیا اور جھگڑا تو نہیں ہوا تو تکار ہی تھی۔اس معاملے کو جواز بنا کر انہوں نے جماعت کے خلاف بھوئیوال ضلع شیخوپورہ میں جلوس نکالا۔لاؤڈ سپیکر پر جماعت کے خلاف اشتعال انگیز تقاریر کیں اور ٹریفک بلاک کر کے پولیس سے مطالبہ کیا کہ مقدمہ درج کریں جس پر پولیس نے چار احمدی احباب کے خلاف مقدمہ درج کر لیا جن میں مبشر احمد صاحب، غلام احمد صاحب، خلیل احمد صاحب اور احسان احمد صاحب تھے اور ایف آئی آر میں نامزد ملزمان میں سے خلیل احمد صاحب اور ملزمان کے بعض دیگر رشتہ داروں کو گرفتار کر لیا اور حوالات میں بند کر دیا۔مقدمہ کے اندراج کے بعد ایف آئی آر میں جو باقی نامزد ملزمان تھے، ان کی عبوری ضمانتیں کروا لی گئی تھیں اور خلیل صاحب کی ضمانت کے حوالے سے کارروائی ہو رہی تھی کہ 16/مئی 2014ء بروز جمعہ سوا بارہ بجے دوپہر سلیم نامی ایک نوجوان آیا، جو قریبی گاؤں کا رہنے والا تھا کہ میں کھانا دینے آیا ہوں۔اس بہانے سے اندر داخل ہوا اور حوالات کے قریب آ کر پوچھا کہ خلیل صاحب کون ہیں؟ اور نشاندہی ہونے پر پستول نکال کر خلیل صاحب کے چہرے پر فائر کر دیا جس سے وہ شدید زخمی ہو گئے اور قاتل نے دوسرے احمدی اسیران پر بھی فائر کی کوشش کی لیکن اس وقت پستول چلا نہیں، گولی پھنس گئی۔پولیس نے مجرم کو گرفتار کر لیا، خلیل صاحب کو حوالات سے باہر نکالا لیکن اس وقت تک جام شہادت نوش فرما چکے تھے۔

گو اُسے گرفتار تو کر لیا لیکن حال یہی ہے کہ یہ سب کچھ وہاں کے سرکاری افسروں اور پولیس کی آنکھوں تلے ہو رہا ہے اور یہ نوجوان جس کو (-) نے احمدیت کی دشمنی میں بالکل ہی اندھا کیا ہوا تھا اس نے یہ ایک نعرہ لگایا کہ ''مجھے جنت مل گئی''۔یہ تو آج کل کے (-) کا حال ہے جو یہ تعلیم دے رہے ہیں۔اللہ اور اس کا رسول یہ کہتے ہیں کہ کلمہ پڑھنے والے کو مارنے والے، قتل کرنے والے کی سزا جہنم ہے اور یہ ان کو جنتوں کی خوشخبریاں دے رہے ہیں۔

شہید مرحوم کے خاندان کا تعلق بھوئیوال ضلع شیخوپورہ سے تھا۔ان کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے والد فتح محمد صاحب کے ذریعہ سے ہوا۔دو بھائیوں سردار محمد صاحب اور چوہدری محمد عمر دین صاحب کے ہمراہ 1918ء میں خلافت ثانیہ میں انہوں نے بیعت کی۔شہید مرحوم پیدائشی احمدی تھے۔بوقت شہادت ان کی عمر 61 سال تھی، میٹرک تک تعلیم تھی۔واپڈا میں ملازم ہو گئے تھے۔شہادت سے ڈیڑھ ماہ قبل ہی محکمہ سے ریٹائرڈ ہوئے تھے۔مکرم خلیل احمد صاحب شہید مرحوم بفضل خدا تہجد گزار، پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تلاوت کے باقاعدہ کرنے والے، خلافت کے ساتھ محبت کا، اخلاص کا گہرا تعلق رکھنے والے، خطبہ جمعہ اور باقی پروگرام بڑی باقاعدگی سے سنتے تھے۔بچوں کو اس کی تلقین کرتے تھے۔واقفین زندگی کے ساتھ بڑی محبت کا تعلق تھا۔عزت و احترام ان کا کرتے تھے۔مہمان نوازی آپ کا وصف تھا۔مرکزی نمائندوں کی مہمان نوازی میں فخر محسوس کرتے۔ بڑے امانتدار اور مخلص احمدی تھے۔خدمت خلق کے جذبے سے سرشار تھے۔کمزور احباب اور غرباء کا ہر طرح سے خیال رکھنے کی کوشش کرتے۔ جماعتی خدمات کے طور پر ان کو سیکرٹری مال، سیکرٹری دعوت الی اللہ اور زعیم انصار اللہ کی خدمت کی توفیق ملی۔ان کی اہلیہ اور دو بیٹیاں ہیں اور دو بیٹے ہیں۔ایک جرمنی میں ہیں لئیق احمد صاحب اور ایک احسان احمد و ہیں قائد خدام الاحمدیہ ہیں۔

معلم صاحب لکھتے ہیں کہ یہ بڑے دعا گو تھے اور بڑی پُر درد دعائیں کیا کرتے تھے۔فرضوں اور سنتوں کی ادائیگی کے بعد تمام دوست (بیت) سے چلے جاتے تھے لیکن ان کی سنتیں اور نوافل دیر تک جاری رہتے تھے۔ابھی نماز کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ ان کی نماز جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔

اس کے علاوہ نماز جنازہ حاضر بھی ہیں۔ایک جنازہ ہے مولوی احسان الٰہی صاحب ریٹائرڈ معلم وقف جدید کا جو آجکل یہاں لندن میں رہتے تھے۔17 مئی کو 84 سال کی عمر میں وفات پا گئے ہیں (-)۔یہ حضرت مسیح موعود کے (رفیق) حضرت مولوی رحمت علی صاحب (پھیروچیچی جو قادیان کے نزدیک ہے ان) کے بیٹے تھے اور یہ جو مولوی رحمت علی صاحب تھے ان کو حضرت مسیح موعود نے بہشتی مقبرہ قادیان میں مالی مقرر فرمایا تھا۔احسان الٰہی صاحب نے 1949ء میں زندگی وقف کی اور 1957ء سے وقف جدید میں بطور معلم خدمت کا آغاز کیا جو اکتوبر 1999ء تک جاری رہا۔اسی سال ریٹائرمنٹ کے بعد اپنے بچوں کے پاس لندن آ گئے۔سندھ میں ان کی تقرری رہی ہے۔بے شمار جگہوں پر ان کو نئی جماعتیں قائم کرنے کی توفیق ملی۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں چار بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ایک بیٹے ان کے محمد احمد صاحب شمس مربی سلسلہ بھی ہیں۔

دوسرا جنازہ حاضر جو ہے وہ نسرین بٹ صاحبہ کا ہے جو 18 مئی کو 48 سال کی عمر میں ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئیں۔(-) بہت نیک، خدا ترس، غریب پرور خاتون تھیں۔جماعت کی فعال ممبر تھیں۔چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ تھیں۔ساڑھے چار سال قبل اپنے شوہر کی اچانک وفات کے بعد اپنے بچوں کی اچھے رنگ میں پرورش اور تربیت کی توفیق پائی اور انہیں نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ وابستہ رکھا۔خلافت سے اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔انہوں نے چار بیٹے پیچھے یادگار چھوڑے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کو اپنی حفاظت میں رکھے اور ماں باپ کی نیک دعاؤں اور تمناؤں کا وارث بنائے۔جماعت سے وابستہ رکھے اور یہ تینوں جن کے ہم جنازے پڑھیں گے اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

❁ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے خاکسار کے بیٹے مکرم فاتح احمد قاسم صاحب ٹیلی کام انجینئر اور مکرمہ ناعمہ فاتح صاحبہ سٹاک ہوم سویڈن کو پہلی واقف نو بیٹی کے بعد مورخہ 2 جولائی 2014ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اذان ابراہیم احمد عطا فرمایا ہے جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے نومولود مکرم خالد محمود بھٹی صاحب واپڈا ٹاؤن لاہور کا نواسا اور مکرم عبدالمنان صاحب ابن حضرت مولوی غلام رسول صاحب آف مجوکہ رفیق حضرت مسیح موعود اور محترم صوفی خدا بخش زیروی صاحب کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وعمر والا، والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک، خادم دین اور نافع الناس وجود بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

❁ مکرمہ امۃ القدوس صاحبہ زوجہ مکرم فہیم احمد فاروق صاحب مربی اطفال نشاط کالونی لاہور کینٹ تحریر کرتی ہیں۔

میری چچی محترمہ بشریٰ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم مرزا سعید بیگ صاحب ربوہ مورخہ 4 جولائی 2014ء کو بعمر 75 سال طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں وفات پا گئیں۔ آپ مکرم مرزا نذیر علی صاحب آف قادیان کی پوتی تھیں۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 6 جولائی کو بعد نماز عصر بیت مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم حنیف احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے دعا کروائی۔ آپ نے اپنے پیچھے دو بیٹے مکرم مرزا مجید احمد صاحب ربوہ اور مکرم مرزا حبیب احمد صاحب آف لندن اور دو بیٹیاں محترمہ ثمینہ طاہر صاحبہ زوجہ مکرم طاہر احمد صاحب ہالینڈ اور محترمہ روبینہ الیاس صاحبہ زوجہ مکرم یحییٰ الیاس صاحب جرمنی یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے مرحومہ کے درجات کی بلندی اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنے کاروبار کو فروغ دیں

تقریب تقسیم انعامات سہ ماہی دوم

(مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

❁ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کو مورخہ 16 جون 2014ء کو سہ ماہی دوم (فروری تا اپریل 2014ء) کی تقریب تقسیم انعامات ایوان محمود میں شام 6 بجے منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم لقمان محمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ تھے۔ تلاوت قرآن کریم، عہد خدام الاحمدیہ اور نظم کے بعد مکرم وجاہت علی خان صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مقامی نے سہ ماہی دوم میں ہونے والے کاموں کی مفصل رپورٹ پیش کی۔ بعدہٗ محترم مہمان خصوصی نے انعامات تقسیم کئے۔

بعد ازاں سہ ماہی دوم میں مجموعی طور پر پہلی دس پوزیشنز حاصل کرنے والے حلقہ جات میں انعامات تقسیم کئے گئے جبکہ پانچ حلقہ جات کو حوصلہ افزائی کا انعام دیا گیا۔ حلقہ جات میں ناصر آباد شرقی نے پہلی، مسرور ہوسٹل نے دوسری اور محمود ہوسٹل نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ آخر پر محترم مہمان خصوصی نے شرکاء سے خطاب کیا جس میں تحریک جدید کی اہمیت اور اس سلسلہ میں خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ دعا کے بعد شرکاء تقریب کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

ایمبولینس کی فراہمی

❁ ربوہ کے تمام احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جب بھی مریض کو ایمرجنسی کی صورت میں فضل عمر ہسپتال لانا مقصود ہو تو درج ذیل نمبر پر فوری رابطہ فرمائیں اور متعلقہ کارکن کو ایمبولینس کی فراہمی کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

فون نمبرز: 047-6211373,6213909
6213970,6215646
ایمبولینس سٹیشن: EXT: 184
استقبالیہ 120

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

❁ مکرم خالد محمود صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع لاہور کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

بقیہ از صفحہ 1 نصیر احمد انجم صاحب کی تدفین

جامعہ احمدیہ ربوہ میں تدریس کا آغاز کیا۔ مجلس افتاء اور ریسرچ سیل کے ممبر تھے اور اسی طرح دارالقضاء ربوہ میں بطور وکیل خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ جامعہ احمدیہ میں صدر شعبہ موازنہ مذاہب، صدر مقالہ کمیٹی اور ممبر ڈسپلنری کمیٹی کے علاوہ متعدد خدمات بجالاتے رہے۔ مرحوم کو خدام الاحمدیہ پاکستان کی مرکزی عاملہ میں نومبر 1994ء تا اکتوبر 2005ء بطور معاون صدر، مہتمم تجنید، مہتمم صنعت و تجارت اور مہتمم تربیت کام کرنے کی سعادت ملی۔ خدام الاحمدیہ، تحریک جدید انصاراللہ اور اصلاح وارشاد مرکزیہ کے تحت پاکستان کی متعدد جماعتوں میں دورہ جات کرتے رہے۔ ایم ٹی اے کے کئی پروگراموں میں شرکت کی خاص طور پر ''راہ ہدیٰ'' پروگرام میں آن لائن سوالات کے جوابات دینے کی توفیق بھی ملی۔ بیت مبارک میں درس قرآن اور درس حدیث دینے اور بیت اقصیٰ میں کئی خطبات جمعہ دینے کی بھی توفیق ملی۔ آپ کو دو دفعہ (1999ء اور 2010ء) بطور نمائندہ جلسہ سالانہ یوکے اور ایک دفعہ جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت کی توفیق ملی۔ جلسہ سالانہ یوکے 2010ء میں ''اطاعت خلافت'' کے موضوع پر تقریر کرنے کا موقع ملا۔ علمی تحقیق کے سلسلہ میں مرحوم نے ایک مرتبہ چین کا سفر کیا۔ مرحوم ہائیکنگ کے شوقین تھے متعدد بار پاکستان کے شمالی علاقہ جات میں ہائیکنگ کی۔ اسی طرح کھیل میں بیڈ منٹن کی باقاعدہ گیم کیا کرتے تھے۔

مرحوم بے شمار خوبیوں اور اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ نرم مزاج، کسی قسم کی بناوٹ اور تصنع سے پاک، عاجز، منکسر المزاج، شریف الطبع اور نیک سیرت انسان تھے۔ آپ نے بڑی سفید پوشی کے ساتھ باوقار زندگی گزاری۔ صاحب فراست تھے۔ اپنے رشتہ داروں اور دوستوں میں ہر ایک کے ساتھ اچھے تعلقات تھے اور ہمیشہ ہر ایک کے ساتھ گھل مل کر رہتے تھے۔ بڑے ہنس مکھ تھے۔ مرحوم بہت اچھے مقرر، مدرس اور بہترین داعی الی اللہ تھے۔ مطالعہ کتب سے گہری وابستگی تھی، موازنہ مذاہب کے حوالے سے عیسائیت پر گہرا مطالعہ اور دسترس حاصل تھی۔ جامعہ احمدیہ میں آپ طلباء کے پسندیدہ استاد تھے۔ آپ کے سینکڑوں شاگرد بطور مربی سلسلہ دنیا کے مختلف حصوں میں اعلیٰ خدمات سلسلہ کی توفیق پا رہے ہیں۔

مرحوم خلافت احمدیہ کے ساتھ والہانہ عشق کا تعلق رکھتے تھے۔ خلیفہ وقت کے مطیع، فرمانبردار اور اخلاص و وفا کے جذبہ سے سرشار تھے۔ اپنے بیوی بچوں کے ساتھ نرمی، پیار و محبت اور شفقت کا سلوک کرتے، ان کی ہر خواہش کا احترام کرتے اور ان کی ہر ضرورت کا خیال رکھنے والے تھے۔ مرحوم اپنے اور اپنی بیوی کے عزیز و اقارب کی بہت عزت اور احترام کرتے تھے۔ گھر میں آنے والے ہر مہمان کی توقیر کرتے اور ہر ممکن مہمان نوازی کا حق ادا کرتے تھے۔ مستحقین اور ضرورت مندوں کی خاموش مالی مدد کیا کرتے تھے۔ آپ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے، نظام جماعت کے پابند اور نظام کے خلاف کبھی کوئی بات برداشت نہ کرتے تھے۔ آپ کے پاس کئی لوگوں کی امانتیں رکھی ہوتی تھیں۔ آپ یہ ذمہ داری پوری امانتداری کے ساتھ ادا کیا کرتے تھے۔ کئی لوگ اپنے معاملات کے حل کے لئے آپ کو اپنا وکیل مقرر کرنا پسند کیا کرتے تھے۔ آپ نے ہمیشہ حق اور سچائی کا ساتھ دیا۔ آپ کا آبائی گھر حضرت مرزا عبدالحق صاحب مرحوم امیر ضلع سرگودھا کی رہائش گاہ کے بالکل قریب تھا۔ مرحوم کو حضرت مرزا عبدالحق صاحب کی تعلیم و تربیت سے خاص حصہ ملا۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ سے قبل قرآن کریم کے کچھ پارے باترجمہ محترم مرزا صاحب سے درساً پڑھنے کی توفیق ملی۔

مرحوم کے لواحقین میں ان کی اہلیہ، تین بیٹے، تین بیٹیاں، دو بھائی، دو بہنیں نیز خسر مکرم محمد حسین صاحب بھی ہیں جن کے ایک بھائی مکرم یاسین ربانی صاحب گھانا میں بطور مربی سلسلہ خدمات بجالا رہے ہیں، شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، درجات بلند کرے اور اپنے قرب خاص میں بلند مقام عطا فرمائے۔ نیز آپ کے لواحقین کو یہ صدمہ حوصلے سے برداشت کرتے ہوئے صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان کی اولاد کو اپنے مرحوم باپ کی نیکیوں کو ہمیشہ زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

☆☆..........☆..........☆☆

ہمدردی مخلوق

❁ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔''

مخلوق خدا کی ہمدردی اور ان کی خدمت کا ایک موقع اس وقت ظاہر ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص بیمار ہو جائے۔ بیماروں کی ایک بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو فضل عمر ہسپتال میں دور ونزدیک سے آتی ہے لیکن وہ اپنا علاج معالجہ خود کروانے کی استطاعت نہیں رکھتی۔ احمدی احباب وخواتین کے عطیات کے ذریعہ ہی انہیں علاج کی ہر ممکن سہولت فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن سب ضرورت مندوں کیلئے یہ خدمت بجالانا احباب جماعت کے خاص تعاون سے ہی ممکن ہے احباب و خواتین سے گزارش ہے کہ وہ اپنے عطایاجات ہسپتال کی مد امداد نادار مریضاں اور مد ڈویلپمنٹ میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

عطیہ چشم خدمت خلق ہے

فٹ بال ورلڈ کپ 2014ء

برازیل میں ہونے والے فیفا (FIFA) فٹ بال ورلڈ کپ کا میلہ بالآخر اپنے اختتام کو پہنچ گیا۔ مورخہ 13 اور 14 جولائی 2014ء کی درمیانی شب فائنل مقابلہ جرمنی اور ارجنٹینا کے درمیان ہوا۔ جس کو جرمنی نے ایک سنسنی خیز مقابلہ کے بعد جیت لیا۔ یہ میچ مقررہ وقت میں برابر رہا، تاہم اضافی وقت کے دوسرے ہاف میں جرمن کھلاڑی نے میچ کا فیصلہ کن گول کر کے اپنی ٹیم کو فتح دلائی۔

جرمن ٹیم 24 سال بعد یہ ٹورنامنٹ جیتنے میں کامیاب ہوئی۔ تاریخ میں پہلی بار ایک یورپی ٹیم نے لاطینی امریکہ کی سرزمین پر ورلڈ کپ کا اعزاز جیتا ہے۔ آخری مرتبہ 1990ء کے ورلڈ کپ کے فائنل میں جرمنی نے ہی ارجنٹینا کو شکست دی تھی۔ جرمنی سب سے زیادہ ورلڈ کپ جیتنے والی دوسری ٹیم بن گئی ہے۔ 2006 اور 2010ء کے ورلڈ کپ میں بھی ارجنٹینا کی ٹیم جرمنی سے ہار کر ٹورنامنٹ سے باہر ہوئی اور اب ورلڈ کپ کی تاریخ میں پہلا موقع تھا کہ کوئی ٹیم ایک ہی حریف سے مسلسل تین بار ناک آؤٹ ہوئی ہے۔ جرمنی کی فتح کے ساتھ ہی جرمنی کی سرزمین پر جشن کا سماں بندھ گیا۔ اور فضا آتش بازی سے روشن ہوگئی۔ جرمنی کی گراؤنڈز میں یہ میچ بڑی بڑی سکرینیں لگا کر دیکھا گیا۔

میچ شروع ہونے سے قبل ایک شاندار تقریب ہوئی۔ جبکہ میچ کے اختتام پر ایک تقریب ہوئی جس میں انعامات دیئے گئے۔

بہترین کھلاڑی کا ایوارڈ گولڈن بال ''میسی'' کے نام رہا۔ جبکہ بہترین گول کیپر کا ایوارڈ گولڈن گلو (Glove) جرمنی گول کیپر ''مینوئل نوائر'' کے نام رہا اور ٹورنامنٹ میں سب سے زیادہ گول کرنے پر گولڈن بوٹ کا ایوارڈ کولمبیا کے ''راڈریگوئز'' کے نام رہا۔ ورلڈ کپ میں تیسری پوزیشن نیدرلینڈ جبکہ چوتھی پوزیشن برازیل نے حاصل کی ہے۔

یاد رہے کہ 2018ء کے ورلڈ کپ کی میزبانی روس کرے گا۔

میگا ارتھ نامی سیاروں کی نئی قسم دریافت

سیاروں کی ایک نئی قسم دریافت کی گئی ہے۔ جسے ماہر فلکیات نے ''میگا ارتھ'' کا نام دیا ہے۔ میگا ارتھ ان سیاروں کو کہا جاتا ہے جن کی سطح ہماری زمین کی طرح ٹھوس ہوتی ہے۔ تاہم ان کا حجم زمین کے حجم سے زیادہ ہوتا ہے۔ اس دریافت شدہ سیارے کا قطر 29 ہزار کلومیٹر معلوم ہوا ہے۔ جو زمین کے قطر سے دوگنا سے بھی زیادہ ہے۔

(بی بی سی اردو 3 جون 2014ء)

ربوہ میں سحر و افطار 15 جولائی

انتہائے سحر	3:35
طلوع آفتاب	5:11
زوال آفتاب	12:14
وقت افطار	7:18

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

15 جولائی 2014ء

5:30 am	درس القرآن
8:40 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 3-اکتوبر 2008ء
9:25 am	رمضان المبارک کی اہمیت و افادیت
4:00 pm	درس القرآن 18 جنوری 1998ء
11:15 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 3-اکتوبر 2008ء

اکسیر بواسیر
خونی بواسیر کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

کسی بھی معمولی یا پیچیدہ خطرناک آپریشن سے پہلے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
جرمن ادویات کا مرکز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے) فون: 047-6211510
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 0334-7801578

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
(بالمقابل ایوان محمود ربوہ)
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک بااعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا بااعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
0300-9488447
042-35301547,35301548
042-35301549,35301550
E_mail:umerestate786@hotmail.com

SkyNetWorld WideExpress
دنیا میں کہیں بھی آپ کے اہم دستاویزات و پارسل بھجوانے کے لئے بہترین سروس کی سہولت
نیز بڑے پارسلز پر حیرت انگیز کمی
سکائی نٹ آفس اقصیٰ چوک مسرور پلازہ ربوہ
047-6215744 موبائل 0334-6365127

FR-10

Éclat Int.Australian & Canadian Immigration
Éclat Int.Services forAustralian and Canadian Immigration.
Where Money and Time is Secure.100 Times more chances of getting Immigration for Engineers, Computer Professionals, Accountants, etc.
if you are Eligible Why to opt for other ways when you are Legal and Eligible to get the Permanent Residence in just ONE YEAR!
Send your C.V Directly for free Assessment for Immigration on info@eclatint.com.
Note: We do not conduct meeting unless our specialized Team have thoroughly read your C.V and assessed you as Eligible or Not.Moreover, company does not have any representative/third party who can refer your C.V for Assessment to company. We Value & Save Our Customer Time.
M|0345-400-1057/0331-424-2141 (Preferred)
W|www.eclatint.com E | info@eclatint.com L |0092-423-5067597
Fb|www.facebook.com/eclat.int

لوٹ سیل۔سیل۔سیل
لیڈیز و بچگانہ ورائٹی Rs 250/=
مردانہ و لیڈیز فینسی ورائٹی Rs 350/=
رشید بوٹ ہاؤس گولبازار ربوہ

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,
Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

الفضل اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
سپیشلسٹ بحریہ ٹاؤن، بحریہ آرچرڈ، بحریہ پنڈی، بحریہ نشیمن، بحریہ میڈیکل سٹی میں
جائیداد کی خرید و فروخت کا بااعتماد ادارہ
ہیڈ آفس
چیف ایگزیکٹو: ناصر احمد
0300-8586760
دکان نمبر 1 ٹاور 3 بحریہ آرچرڈ رائے ونڈ روڈ لاہور
PH:04235330199
Mobile: 0300-8005199
برانچ آفس
الفضل روم کولر اینڈ گیزر
کولر اینڈ گیزر بھاری چادر میں تیار کیے جاتے ہیں۔
265-16-B1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
راحیل احمد 0333-3305334
عدیل احمد PH:042-35124700,0300-2004599

کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجر کار، ویجی ٹیبل ڈائز، کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور
042-36306163,36368130Fax:042-36368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
Cell:0322-4607400

STUDY IN GERMANY
Bachelor (with Foundation) & Master Degree Programmes Available

FREE DEGREE PROGRAMMES

Science	Engineering	Management
Medicine	Economics	Humanities

Get 18 Months Job Search Visa After Masters Degree & Even Work Allowed During Studies

APPLY NOW (Requirement)
- Intermediate with above 60%
- A-Level Students
- Bachelor Students with min 70%
- Students awaiting result can also apply

Consultancy+ Admission+Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from airport till University
Please contact your Erfolg Team Consultants in Germany
Office: +4979405035030, Fax: +4979405035031, Mob: +4917656433243
Email: info@erfolgteam.com Skype: erfolgteam, Web: www.erfolgteam.com